REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۲۹　　شمارہ ۴۶

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۴ر محرم ۱۴۰۱ ہجری　　۱۳ر نبوت ۱۳۵۹ ہش　　۱۳ر نومبر ۱۹۸۰ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۰ر نبوت (نومبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں الفضل مجریہ ۳ر نومبر (نبوت) کے ذریعہ موصول شدہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"۔

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور اپنی خصوصی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

الفضل کے اسی شمارہ سے یہ تشویشناک اطلاع بھی ملی ہے کہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت ہائی بلڈ پریشر اور کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۱۰ر نبوت (نومبر)۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

یورپ، افریقہ اور امریکہ کے انقلاب آفرین تبلیغی دورہ کے بعد

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مرکزِ سلسلہ میں کامیاب و بامراد مراجعت

کراچی، لاہور اور ربوہ میں احبابِ جماعت کی طرف سے اپنے آقا کا والہانہ استقبال!

ربوہ ۲۶ر اخاء/اکتوبر تین براعظموں کے تیرہ ممالک کا چار ماہ تک انقلاب آفرین دورہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی غیر محدود صفات کے حسین جلووں اور اس کے افضال و انعامات کا بھرپور نظارہ کرنے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج رات نو بجکر پچپن منٹ پر مرکزِ سلسلہ ربوہ میں بخیر و عافیت واپس تشریف لے آئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

حضور کی تشریف آوری پر قصرِ خلافت سے باہر سب سے پہلے صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اعلیٰ اور حضور کے غیر ملکی سفر کے دوران ربوہ میں امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے آگے بڑھ کر حضور کے گلے میں ہار پہنایا اور شرفِ مصافحہ حاصل کرنے کے ساتھ حضور کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا۔ بعد ازاں امیر ضلع فیصل آباد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر۔ فضلِ عمر ہسپتال کے چیف میڈیکل آفیسر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب محترم مرزا عبد الحق صاحب نے ہار پہنا کر حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں ربوہ کے دیگر چیدہ چیدہ احباب نے جن کی تعداد اڑھائی تین سو کے لگ بھگ تھی، شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔ حضور ایدہ اللہ نہایت بشاش بشاش چہرے کے ساتھ مسکرا مسکرا کر اپنے خدام سے ملتے اور ان سے ان کا احوال دریافت فرماتے رہے۔ احباب کے چہرے مسرت و خوشی سے کھل رہے تھے۔ اور وہ اپنے پیارے آقا کو چار ماہ کی جدائی کے بعد اپنے درمیان پاکر شادان و فرحاں تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گاڑی دیگر گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کے قافلہ کے ساتھ جب ربوہ میں مسجد مبارک کے سامنے والی سڑک سے داخل ہوئی تو احباب ربوہ سڑک کے کنارے پر اپنے پیارے روحانی آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے جوق در جوق جمع تھے۔ حضور کی گاڑی مسجد مبارک کے سامنے سے گزر کر محلہ دارالصدر کی درمیانی شاہراہ سے ہوتی ہوئی اوپر سے چکر کاٹ کر قصرِ خلافت کے غربی گیٹ سے داخل ہوئی۔ اس راستے پر دونوں طرف موجود حضور کی دید کے پیاسے احباب نے اپنے آقا کو دیکھ کر نعرۂ تکبیر اور اسلام اور احمدیت زندہ باد کے پُرجوش نعرے لگائے

حضور ایدہ اللہ نہایت شفقت سے مسکرا کر احباب کے نعروں کا جواب دیتے رہے۔ قصرِ خلافت میں بھی حضور کی آمد پر ناظر اصلاح و ارشاد محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے اللہ اکبر۔ خاتم الانبیاءؐ زندہ باد۔ حضرت مسیح موعودؑ زندہ باد۔ اسلام زندہ باد اور حضور کی بابرکت زندگی کی دعا پر مشتمل نعرے لگوائے۔ جن کا احباب نے نہایت جوش و جذبہ سے جواب دیا۔ احباب کو شرفِ مصافحہ بخشنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قریب سوا دس بجے قصرِ خلافت کے ساتھ تعمیر شدہ گیسٹ ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ جہاں پر خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد و خواتین حضور کے منتظر تھے۔

حضور کے ہمراہ قافلہ کے افراد میں سے صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب امیر ضلع شیخوپورہ چوہدری انور حسین صاحب۔ لطف الرحمٰن صاحب شاکر اور ناصر احمد خان بہادر شیر بھی واپس تشریف لائے جبکہ محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی اس سے قبل ۲۸ر ستمبر کی رات کو واپس تشریف لا چکے تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث [illegible] تیرہ ممالک کا تبلیغی دورہ مکمل کرکے ۲۳ اور ۲۴ر اکتوبر کی درمیانی رات لنڈن سے کراچی [illegible] رات کا وقت ہونے کے باوجود کراچی [illegible] سینکڑوں کی تعداد میں ہوائی اڈے پر موجود [illegible] بوڑھے جوان اور لجنات کی نمائندہ مستورات [illegible] میں آئی ہوئی تھیں۔ حضور سے مصافحہ کرنے [illegible] میں احبابِ جماعت کے علاوہ متعدد [illegible] دوست بھی شامل تھے۔ ہوائی اڈے پر حضور کا استقبال کرنے کے لئے ربوہ سے چھ احباب [illegible] ایک وفد کراچی کے ہوائی اڈے پر آیا ہوا تھا۔ [illegible] صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ایڈیشنل ناظر اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، ناظر امور عامہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ۔ ناظر دیوان اور سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ چوہدری ظہور احمد صاحب۔ تحریکِ جدید کی طرف سے محترم مبارک احمد طاہر۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے ناظر ضیافت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب اور مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے صدر مجلس خدام الاحمدیہ محترم محمود احمد صاحب شامل تھے۔ ہوائی اڈے سے حضور جماعت کراچی کے گیسٹ ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ جسے حضور کے استقبال کے لئے نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کراچی کے قیام کے دوران ۲۴ر اکتوبر کو مسجد احمدیہ مارٹن روڈ میں جمعہ پڑھایا۔ اسی روز شام کو گیسٹ ہاؤس میں نماز مغرب و عشاء کے بعد مجلسِ عرفان سے خطاب فرمایا۔ (باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ر فتح (دسمبر) ۱۳۵۹ ہش مطابق ۱۹۸۰ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۳ نبوت ۱۳۵۹ ہش

پندرھویں صدی ہجری کا آغاز

اور

عالمِ اسلام کا جشنِ مسرت و شادمانی۔؟

آج جبکہ تمام عالمِ اسلام میں پُورے اہتمام اور تزک و احتشام کے ساتھ پندرھویں صدی ہجری کے استقبال کا جشن منایا جا رہا ہے، ہمارے ذہن میں رہ رہ کر اس سوال کا اُبھرنا لازمی ہے کہ جب سے گردشِ مہر و ماہ کا نظام جاری ہُوا، دن مہینوں میں، مہینے سالوں میں اور سال صدیوں میں بدلتے چلے آئے ہیں اور جب تک کائنات کا یہ نظام قائم ہے، دنوں، مہینوں، سالوں اور صدیوں کی تشکیل کا یہ سلسلہ بھی بدستور جاری رہے گا۔ پھر گزرنے والی کسی ایک صدی کو الوداع کہنے اور آنے والی نئی صدی کے استقبال کے لئے اتنے کرّ و فر کے ساتھ وسیع پیمانہ پر یہ سب اہتمام کیوں ہے؟ کیا محض اس لئے کہ آج کے دن اُمّتِ مسلمہ نے اپنی عمر کے چودہ سو سال مکمل کر کے نئی صدی کی دہلیز میں قدم رکھا ہے ــــ؟

اگر تو اس جشنِ مسرت و شادمانی کے اہتمام کا اصل مقصد یہی ہے تو پھر یہ خوشی صرف اُمّتِ مسلمہ کے لئے ہی مخصوص کیوں ــ؟ کیا چودھویں صدی ہجری کے گزر جانے سے مُسلمانوں کی مِلّی عُمر ہی کی طرح دُنیا میں پائے جانے والے تمام دیگر مذاہب کی عمرِ زندگی میں بھی ایک سو سال کا اضافہ نہیں ہُوا ــ؟ پھر کیا وجہ ہے کہ ان مذاہب کے نام لیواؤں کو اس خوشی میں شریک نہ کیا جائے۔ محض یہ خیال کہ اوراقِ ماضی میں رُوپوش ہو جانے والی سینکڑوں، ہزاروں، لاکھوں اور کروڑوں صدیوں میں ایک اَور صدی کا اضافہ ہو گیا۔ اور اس کی جگہ ایک نئی صدی منصۂ شہود پر آ گئی، کیا اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس کے لئے اِس قدر خوشی و مسرت کے اظہار کی کیا ضرورت ہے ــــ؟؟

حقیقت یہ ہے کہ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں کسی بھی انسان کے لئے زندگی کے صرف وہی لمحات غایت درجہ قیمتی اور خصوصی اہمیت کے حامل ہُوا کرتے ہیں جو اپنے جلو میں کچھ ایسے اہم مقاصد اور ناقابلِ فراموش واقعات سمیٹے ہوئے ہوں جو فرد یا قوم کی پوری زندگی کو ایک نیا اور خوش آئند موڑ دے سکیں ــ!!

تیرھویں صدی ہجری کے اختتام تک اُفقِ اسلام پر خطرات کے جو مُہیب اور خوفناک بادل منڈلا رہے تھے الٰہی نوشتوں کے مطابق چودھویں صدی ہجری کے آغاز میں ان بادلوں کے چھٹنے اور اسلام کے لئے ایک نئی زندگی اور تازگی کے سامان بہم ہونے ضروری تھے۔ اور وہ اس طرح کہ رسالت مآب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شبانہ روز متضرعانہ و عاجزانہ دُعاؤں اور عظیم الشان پیش خبریوں کی روشنی میں اس صدی ہجری کے آغاز میں آپؐ کے ایک ایسے رُوحانی فرزندِ جلیل کی بعثت مقدر تھی جسے مسیح، مہدی، مجدّدِ وقت، امام، حکم و عدل اور قائم آلِ محمدؐ وغیرہ مختلف ناموں سے یاد کیا گیا تھا۔ اور جس کے ذریعہ آخری زمانہ میں تجدید و احیاءِ دین کے عظیم ترین مقاصد کی تکمیل مقدر کی گئی تھی۔ اور چونکہ حضور نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیش خبریاں وحیِ الٰہی پر مبنی تھیں۔ اس لئے ان کے معرضِ التواء میں پڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ تمام عالمِ اسلام باوجود حالات کی ناسازگاری کے پورے یقین اور وثوق کے ساتھ چودھویں صدی ہجری کے آغاز سے اس کے اختتام تک اس موعود رُوحانی مُصلح کی آمد کا منتظر رہا۔ مگر ــــ دیکھنا یہ ہے کہ کیا فی الواقع عام مُسلمانوں کی مِلّی اور قومی زندگی پر گزشتہ صدی اسی رنگ میں اثر انداز ہوئی جس کی توقع رکھی گئی تھی۔ کیا اُن کا مُنتظر امام اور موعود مسیحا اُن کی رُوحانی و اخلاقی بیماریوں کے علاج کے لئے خدائی وعدوں کے مطابق بروقت آیا؟ اور کیا عالمِ اسلام نے اُس کی بعثت کو بروقت اور برحق تسلیم کر کے اُس کے مقاصدِ عظیمہ میں ممد و معاون بننے کی گراں قدر سعادت حاصل کرنے کی کوشش کی ــــ؟؟؟ اگر ایسا نہیں تو پھر وُہ کونسی اہم مِلّی کامیابی تھی جس کے حصُول پر آج تمام عالمِ اسلام مسرّت و شادمانی کا اظہار اتنے کرّ و فر اور تزک و احتشام کے ساتھ کر رہا ہے۔

مگر عام مُسلمانوں کی اِس محرومی و بدنصیبی کا قطعاً یہ مطلب بھی نہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سچے وعدوں والے خُدا سے اطلاع پا کر چودھویں صدی ہجری سے متعلق جو عظیم الشان پیش خبریاں فرمائی تھیں وہ نعوذ باللہ تمام کی تمام غلط ثابت ہوئیں۔ نہیں، بخدا ہرگز ایسا نہیں ــ!! بلکہ چاند اور سورج جن کی گردش سے ماہ و سال اور صدیاں بنتی ہیں اس حقیقت کے عینی شاہد ہیں کہ مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام پیش خبریاں اپنی تمام تر جزئیات اور علامات کے ساتھ من و عن پُوری ہوئیں۔ اسلام کا وہ موعود فرزندِ جلیل ٹھیک وقت پر ظاہر ہُوا۔ اس نے دُشمنانِ دینِ متین کی یلغار کے مقابلہ میں اسلام کی طرف سے نہ صرف حقِ مدافعت ادا کیا بلکہ شرک والحاد اور تثلیث کے مراکز میں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے لئے مستقل و پائیدار بنیادوں پر ایسی کامیاب اور شاندار مہم بھی جاری فرمائی جو بفضلہ تعالیٰ روز افزوں حیران کن کامیابیاں حاصل کرتی چلی جا رہی ہے۔

غلبۂ اسلام کی اس مقدس آسمانی مُہم کی بدولت آج جماعتِ احمدیہ کا ہر فرد یقین و اعتماد کی اس مضبوط ترین چٹان پر کھڑا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دستِ مبارک سے چودھویں صدی ہجری کی ابتداء میں تجدید و احیاءِ دین کی جس بابرکت آسمانی مُہم کا آغاز فرمایا تھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ پندرھویں صدی ہجری اس کی تکمیل میں نہایت اہم کردار ادا کرے گی۔ اس جہت سے نئی صدی کے آغاز پر بے شک افرادِ جماعتِ احمدیہ کے اظہارِ مسرّت و شادمانی کو برموقعہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ اور قرینِ مصلحت بھی۔ مگر عام مُسلمانوں کے جشنِ مسرّت و شادمانی کی بات کچھ سمجھ میں نہیں آتی۔ سوائے اس کے کہ وہ گزر جانے والی صدی میں حاصل ہونے والی حسرت و محرومی اور مایوسی و ناکامی کے جانگسل احساس کو جشنِ مسرّت کی ان رنگینیوں میں ڈبو کر اپنا غم غلط کرنے کا سامان کریں۔ ورنہ موجودہ حالات میں تو اُن پر خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مامور کی بیان فرمودہ یہ تمثیل ہی ہُوبہُو صادق آتی ہے کہ:ــ

(باقی دیکھئے صفحہ ۸ پر)

کامگار مراجعت

شُکر کیونکر ہو ادا مولا ترے اکرام کا
پھر نظر کے سامنے ہے آئینہ الہام کا

دیدہ و دِل میں ہے سیلِ نکہتِ نُورِ ازل　　مِل گئی ہے گلشنِ دیں کو بہارِ بے بدل
قصرِ ہستی کے اُجالوں کی پھبن ہے بے مثال　　بام و دَر پر روشنی انبساطِ لازوال
ہر عقیدت کیش کا دِل ہے کفِ اظہار پر　　آج تو سب کی نظر ہے مرکزِ انوار پر

موجِ مُضطر کو سکونِ ظرفِ دریا مِل گیا
اَے خوشا قسمت مریضوں کو مسیحا مِل گیا

آگیا وہ ماہِ تاباں ہر طرف اِک نُور ہے　　زندگی کی بزم میں روشن چراغِ طُور ہے
نُصرتِ دینِ محمدؐ کیلئے ہر سُو گیا　　ظُلمتوں میں روشنی کا پاک رَو آ ہو گیا
ناصرِ ملّت نے یہ تبلیغی دورہ کیا کیا،　　نُصرتِ اسلام کی تنویر کو پھیلا دیا

آدمی کو رازِ ہستی سے شناسا کر دیا
دِل کا دامن معرفت کے موتیوں سے بھر دیا

خدمتِ دینِ محمدؐ کے لئے زندہ ہیں آپ　　عالمِ اسلام کی وُسعت میں رخشندہ ہیں آپ
عزمِ محکم آپ کا اسلام کی تبلیغ ہے　　ساری دُنیا میں خُدا کے نام کی تبلیغ ہے
جسم ہے گو ناتواں لیکن ارادے اُستوار　　نیک مقصد کے چمن سے جا نہیں سکتی بہار

خالقِ اکبر محافظ ناصرِ ملّت کا ہے
یہ ستارہ آسمانِ رحمت و برکت کا ہے

ــــ: جنابِ ثاقب زیروی

زیورک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

"ہوٹل زیورک" میں ایک وسیع پریس کانفرنس سے خطاب۔ زیورک کے میئر کے ساتھ قیام امن کے متعلق تبادلہ خیالات

سوئس ریڈیو سے حضور کی خبر نشر ہونے کے علاوہ اخبارات میں خبروں کی بہت وسیع پیمانہ پر اشاعت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۶ جولائی ۱۹۸۰ء کا دن (جو سوئٹزرلینڈ میں حضور کے چار روزہ قیام کا آخری دن تھا) انتہائی مصروفیت میں گزارا۔ اُس روز حضور نے ایک وسیع پریس کانفرنس سے خطاب فرمانے کے علاوہ زیورک شہر کے میئر ڈاکٹر سگمنڈ وِڈمر کی طرف سے حضور کے اعزاز میں دی گئی استقبالیہ تقریب میں شرکت فرما کر اُن کے ساتھ دُنیا میں قیام امن اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے متعلق تبادلہ خیالات فرمایا۔ نیز سوئٹزرلینڈ کے ایک صحافی کو جو علیحدہ ملاقات کے متمنی تھے ایک گھنٹہ تک انٹرویو دیا اور اُن کے متعدد سوالوں کے جوابات دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اسلام کی عالمگیر اشاعت اور اس کی روز افزوں ترقی پر روشنی ڈالی۔ اور واضح فرمایا کہ آئندہ ایک سو سال کے اندر اندر اسلام ساری دُنیا میں غالب آجائے گا۔

حضور کی ۱۶ جولائی کی مصروفیات کی رپورٹ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

وسیع پریس کانفرنس سے خطاب

احمدیہ مشن زیورک کی [illegible] "ہوٹل زیورک" [illegible] شہر کا [illegible] معروف ہوٹل ہے [illegible] ساڑھے دس بجے صبح ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں حضور نے صحافیوں کے سوالات کے جواب دیئے۔ [illegible] زبان میں ترجمہ کے فرائض مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے ادا فرمائے۔

دورہ کا مقصد اور اس میں بتدریج کامیابی

ایک سوال کے جواب میں کہ آپ کے دورہ کا مقصد کیا ہے اور اس میں کس حد تک آپ کو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا دُنیا اس وقت بڑی اور چھوٹی قوموں میں تقسیم ہو رہی ہے بڑی طاقتیں ایک دوسرے کے خلاف کسی نہ کسی شکل میں محاذ آرائی میں مصروف ہیں۔ اور اپنے اپنے حلقۂ اثر کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی دوڑ دھوپ میں لگی ہوئی ہیں۔ اس دوڑ دھوپ کے نتیجہ میں عالمی امن کو شدید خطرہ پیدا ہو چکا ہے۔ اور یہ خطرہ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ جہاں تک بڑی طاقتوں کا تعلق ہے۔ وہ امن کے نام پر انتہائی مہلک ہتھیار جمع کر رہی ہیں۔ اور سمجھتی ہیں کہ وہ جتنے زیادہ مہلک ہتھیار ذخیرہ کریں گی امن کا امکان اتنا ہی زیادہ روشن ہو گا۔ میرے نزدیک یہ امر کہ وہ اس میں کامیاب ہوتی ہیں یا نہیں از حد مشکوک ہے۔

حضور نے قیام امن کے صحیح طریق کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا۔ ان صورت حال میں امن کے قیام کا دوسرا بلکہ واحد ذریعہ یہ ہے کہ بنی نوع انسان کے دل محبت و پیار اور بے لوث خدمت کے ذریعہ جیتے جائیں۔ اور انہیں یہ باور کرایا جائے کہ امن مہلک ہتھیاروں کے ذریعہ نہیں بلکہ ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے کی بے لوث خدمت کرنے کے ذریعہ قائم ہو گا۔ کیونکہ مہلک ہتھیار ہلاکت تو پھیلا سکتے ہیں۔ امن قائم نہیں کر سکتے۔ میں یورپی ممالک کا یہ دورہ بھی اسی لئے کر رہا ہوں کہ یہاں کے لوگوں کو اسلام کی طرف سے امن کا پیغام دوں۔ اور قیام امن کی حقیقی راہ انہیں بتاؤں۔ چنانچہ میں جس جگہ بھی جاتا ہوں لوگوں کو یہی یقین دلانے کی کوشش کرتا ہوں کہ انسانیت کی بقاء کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنا سیکھو۔ اس لئے میں محبت کے ایک سفیر کی حیثیت سے یہ دورہ کر رہا ہوں۔

اپنے دورہ کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا، یورپ میں یہ میرا [illegible] دورہ ہے۔ اور میرا احساس یہ ہے کہ رفتہ رفتہ اور درجہ بدرجہ میں اپنے مقصد کے حصول میں کامیاب ہو رہا ہوں۔ اور نزلِ مقصود ترتیب بہ ترتیب قریب آتی جا رہی ہے۔ اس ضمن میں حضور نے واضح فرمایا کہ میں انقلاب کے راستہ پر نہیں چل رہا۔ کیونکہ انقلاب خونریزی کے ذریعہ لایا جاتا ہے۔ جس کا میں شدید مخالف ہوں۔ میں جس راستہ پر گامزن ہوں وہ انقلاب (REVOLUTION) کا نہیں بلکہ ارتقاء (EVOLUTION) کا راستہ ہے۔ اور EVOLUTION ہمیشہ آہستہ آہستہ رُونما ہوتا ہے۔ اور مختلف مراحل میں سے گزر کر اپنے کمال کو پہنچتا ہے۔ سو اس کی رفتار تو سُست ہوتی ہے۔ لیکن یہ اپنے کمال کو ضرور پہنچتا ہے۔ میں ہی نہیں بلکہ خود یورپ کا باشعور طبقہ اس ارتقائی عمل کی کار فرمائی کو محسوس کر رہا ہے۔ اور یہ ارتقائی عمل بدیہی طور پر اسلام کے حق میں ہے۔

اسلام کا غالب آنا بہر طور مقدر ہے

اس سوال کے جواب میں کہ آپ کا فرقہ ۹۰ سال پُرانا اور اسلام کا ۷۳ واں فرقہ ہے۔ کیا یہ ۷۳ ویں فرقہ کی حیثیت سے ہی برقرار رہے گا؟ حضور نے فرمایا، جماعت احمدیہ ایک عالمی تحریک ہے۔ جو روز بروز ترقی کے منازل طے کر رہی ہے۔ ہر سورج جو طلوع ہوتا ہے وہ ہمیں پہلے سے بہت زیادہ مستحکم اور ترقی یافتہ پاتا ہے۔ ہم ہر روز آگے ہی آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ جس شخص نے اس جماعت کی بنیاد رکھی تھی، وہ ابتداء میں اکیلا تھا۔ [illegible] جبکہ وہ اکیلا تھا اور کوئی [illegible] نہ تھا، اُس سے خدا تعالیٰ نے [illegible] میرے ذریعہ [illegible] تجھ سے وعدہ [illegible] ہے کہ دو میری جماعت کو [illegible] دُنیا میں پھیلا دے گا۔ اور اُسے [illegible] پر غلبہ بخشے گا۔ گزشتہ ۹۰ [illegible] میں وہ ایک شخص [illegible] کروڑ میں بدل چکا ہے۔ اگر اگلی صدی میں ان [illegible] کروڑ انسانوں میں سے ہر شخص ایک کروڑ ہو جائے تو یہ تعداد دُنیا کی موجودہ آبادی سے بھی کہیں تجاوز کر جائے گی۔ بہر حال ترقی کی اس رفتار سے اتنا ضرور ثابت ہوتا ہے کہ اگلی ایک صدی میں یہ جماعت پورے کرۂ ارض پر محیط ہو جائے گی۔

مشرقی یورپ میں اسلام کی آبیاری

ایک صحافی نے سوال کیا کہ کیا موجودہ دورہ میں آپ مشرقی یورپ بھی جائیں گے؟

اس کے جواب میں حضور نے فرمایا میں خود تو مشرقی یورپ نہیں گیا اور نہ وہاں جانا میرے موجودہ دورہ کے پروگرام میں شامل ہے۔ لیکن رُوحانی طور پر میں وہاں گیا ہوں۔ اور ہر وقت موجود ہوں۔ اس لئے کہ پولینڈ، ہنگری، یوگوسلاویہ، رومانیہ میں احمدیہ جماعتیں قائم ہیں اور کچھ احمدی خواہ وہ تھوڑے ہی ہیں رُوس میں بھی ہیں۔

باہمی تعاون کی فضا اور اسکی اہمیت

ایک اور رپورٹر نے سوال کیا کہ بعض دوسرے مذہبی گروپس بھی ایسے ہیں جو وہی نظریات رکھتے ہیں جو آپ کے نظریات ہیں۔ کیا آپ قیام امن کے مقصد میں اُن سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں؟

حضور نے فرمایا ایک نیک مقصد کے حصول کے لئے میں ہر ایک سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ دوسرا بھی تعاون کے لئے آمادہ ہو۔ اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے ہی دوسروں اور بالخصوص عیسائیوں کو نیک مقصد کے حصول میں تعاون کے لئے بلایا تھا۔ اور اُن سے کہا تھا، يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ کہ اے اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے آؤ اس میں ایک دوسرے سے تعاون کریں۔ لیکن کوئی تعاون کے لئے آگے نہ آیا۔ ہم اب بھی تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن جہاں تک میں نے دیکھا ہے اور تجربہ کیا ہے کوئی اور مذہب اس نظریہ کا قائل نہیں ہے۔ حالانکہ [illegible] میں باہمی تعاون از بس ضروری ہے۔ کیونکہ

تعاون کے ذریعہ ہی انسانیت کو مکمل تباہی سے بچایا جا سکتا ہے۔

تیسری عالمگیر تباہی سے بچنے کا طریق

اس سوال کے جواب میں کہ اس پریس کانفرنس کا زیرِ غور موضوع "اسلام اور دنیائے جدید" ہے۔ لیکن جو اسلام اس وقت ہمیں دنیا میں نظر آتا ہے وہ تو ایسا نہیں کہ دنیائے جدید کے تقاضوں پر پورا اتر ... حضور نے فرمایا۔ اسلام ہر زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی اہلیت رکھتا ہے ... کہ دنیا اسلام کی حقیقی تعلیم کی طرف ... ہو۔ اور اس پر کما حقہٗ عمل کرے۔ ... اپنے نظریات پر چل کر دو عالمگیر جنگوں کی تباہی سے دوچار ہو چکی ہے۔ اسلام ان جنگوں کا ذمہ دار نہیں ہے۔ ان جنگوں میں دونوں متحارب گروہ عیسائی تھے۔ عیسائیوں نے عیسائیوں کو ہلاک کیا۔ اور پوری دنیا کو مصائب کے چکر میں پیس کر رکھ دیا۔ اور پھر جب دوسری عالمگیر جنگ ختم ہوئی تو عیسائیوں نے عیسائیوں کو معاف نہیں کیا۔ یہ محض اتفاق تھا کہ جرمنی ہار گیا اور اُسے اُن جرائم کا خمیازہ بھگتنا پڑا جو اس نے کئے تھے اور اُن جرائم کا خمیازہ بھی بھگتنا پڑا جو اُس نے نہیں کئے تھے۔ دوسرے جو ایسے ہی جرائم میں ملوث تھے، سزا پانے سے بچ رہے۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ بد اعتمادی اور مخاصمت کا شیطانی چکر چلا ہوا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئی کے بموجب تیسری تباہی نوعِ انسان پر آنے والی ہے۔ اس تباہی سے بچنے کے لئے اس شیطانی چکر کو کاٹنا اور اس کے سلسلے کو منقطع کرنا ضروری ہے۔ یہ چکر اسلام کے محبت کے پیغام سے ہی کٹ سکتا ہے۔ اسی لئے میں محبت کا پیغام لے کر یہاں آیا ہوں۔ اگر نوعِ انسان تیسری عالمگیر تباہی سے بچنا چاہتی ہے تو اسے اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے کی خیر خواہی کے پیشِ نظر ایک دوسرے کی بے لوث خدمت کو اپنا شعار بنانا چاہیئے۔

اخبار نویسوں نے ان اہم اور بنیادی سوالوں کے علاوہ اور بہت سے سوال کئے۔ جن کے حضور نے برجستہ اور مدلل جواب دیئے۔ جن سے صحافی بہت محظوظ ہوئے۔ یہ سوال زیادہ تر اسلامی معاشرہ کی ہیئت اور مردوں اور عورتوں میں بلحاظ حقوق مساوات سے متعلق تھے۔ ان کے جوابات کی تفصیل فرینکفورٹ کی پریس کانفرنس سے متعلق رپورٹ میں پہلے بھی آ چکی ہے۔

پریس کانفرنس کا خوشکن ردِّ عمل

یہ پریس کانفرنس اہم اخباروں کے نمائندوں کی شرکت اور اخباروں میں خبروں کی اشاعت کے لحاظ سے بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب رہی۔ جہاں تک اخباری نمائندوں کی شرکت کا تعلق ہے اس میں درج ذیل اخباروں، ریڈیو اور نیوز ایجنسیوں کے نصف درجن سے زیادہ نمائندے شامل تھے۔ اور اخباری فوٹو گرافر ان کے علاوہ تھے۔

۱۔ روزنامہ "نائے زورخر سائیٹونگ" (NEUE ZURCHER ZEITONG) یہ سوئٹزر لینڈ کا بین الاقوامی شہرت حامل چوٹی کا اخبار ہے۔

۲۔ روزنامہ "فاٹرلانڈ" (VATERLAND)

۳۔ سوئس ریڈیو (اس کے نمائندہ نے حضور سے علیحدہ بھی ملاقات کی)

۴۔ سوئس نیوز ایجنسی ... کا دائرہ کار ... علاقہ ہے جہاں ... زبان بولی جاتی ہے۔

۵۔ سوئس نیوز ایجنسی ... اس کا دائرہ کار ... علاقے ہیں جہاں ... زبان بولی جاتی ہے)

سوئس ریڈیو کا نشریہ

اُسی روز شام کو سوئس ریڈیو نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پریس کانفرنس کی تفصیلی رپورٹ نشر کی۔ ریڈیو کی نشر کردہ خبر کا ترجمہ درج ذیل ہے:—

"ایک اسلامی فرقہ (جو جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم ہے) کے ۷۱ سالہ سربراہِ اعلیٰ حضرت مرزا ناصر احمد آج کل اپنے پانچ صد پیروکاروں سے ملنے کے لئے یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ دنیا بھر میں اس اسلامی فرقہ کے ایک کروڑ سے زیادہ پیرو ہیں۔

ہمارے نمائندے HERR GANTEIN BEIN (ہر گانٹن بائن) نے آج جماعت احمدیہ کے سوئس مشن میں جا کر مسجد محمود کے امام اور جماعت کے ۷۱ سالہ بزرگ سربراہِ اعلیٰ سے ملاقات کی۔ اور ان سے تبادلۂ خیالات کیا۔

پُر وقار شخصیت، پیغمبرانہ انداز، سفید لمبی ڈاڑھی۔ یہ ہیں حضرت مرزا ناصر احمد جن سے آج صبح ہمارے نامزد نے ملاقات کی۔ اپنے دس مؤدب پیروؤں کی معیت میں آپ نے اپنے نقطۂ نگاہ سے اسلام کی توجیہہ و تعبیر بیان فرمائی۔ تاہم یہ وہ توجیہہ و تعبیر تھی جسے دنیا میں ایک کروڑ انسان درست تسلیم کرتے ہیں۔ درمیان میں قرآن رکھا ہوا تھا۔ اور دہیں قریب ہی سربراہِ اعلیٰ کی مقتدر ہستی تشریف فرما تھی۔ آپ نے مذہبی رواداری اور بنی نوعِ انسان سے محبت کی بات کی۔ اور عالمی سیاست میں اُلجھے ہوئے مسلمانوں کی قیادت کا بھی ذکر کیا۔ جنہیں دنیا میں ہر چیز کا فکر ہے، اگر نہیں ہے تو قرآن پر عمل پیرا ہونے کا۔ اس وقت دنیا میں جو شیطانی چکر چل رہا ہے، آپ کا پیغام جسے آپ یہاں کے لوگوں تک ساتویں بار پہنچانے یہاں آئے ہوئے ہیں، اس چکر کو ختم کر کے رکھ دے گا۔ اکہتر سالہ بزرگ شخصیت کے مالک حضرت مرزا ناصر احمد خود اپنے الفاظ کی رُو سے محبت اور رواداری کے سفیر ہیں۔ آپ کے نزدیک قرآن کا جو مرکزی پیغام ہے وہ آپ کے الفاظ میں یہ ہے:—

"یہ ہے وہ مقدس کتاب (قرآن) جو ہمیں یہ تعلیم دیتی ہے کہ ہر شخص کا یہ حق ہے کہ اس کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں، استعدادوں اور باطنی قوتوں کی بھرپور اور مکمل نشو و نما کی جائے"۔

ریڈیو نے قرآن مجید کے مرکزی پیغام پر مشتمل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ انگریزی الفاظ خود حضور ہی کی آواز میں نشر کئے۔

مزید برآں ریڈیو نے امام مسجد محمود زیورک جناب نسیم مہدی صاحب اور معمر سوئس نو مسلم احمدی جناب احمد وتھریش کے مختصر انٹرویوز نشر کرنے کا بھی اہتمام کیا۔

پھر سوئٹزر لینڈ کے اخباروں نے حضور ایدہ اللہ کی پریس کانفرنس کی رپورٹ کو نمایاں طور پر شائع کیا۔ شاید ہی کوئی روزنامہ۔ ہفت روزہ۔ اور ماہوار اخبار یا رسالہ ایسا ہو جس میں خبر شائع نہ ہوئی ہو۔ احمدیہ مشن زیورک کو ایک ہفتہ کے اندر اندر ۲۳ اخباروں کے تراشے موصول ہو چکے تھے۔ اور ابھی اُن علاقوں کے اخباروں کے تراشے موصول ہونے باقی تھے جن کی سرحد فرانس سے ملتی ہے۔ اور جن میں فرانسیسی بولی جاتی ہے۔

ایک ہفت روزہ اخبار کے ایڈیٹر کی ملاقات

ہفت روزہ اخبار "ویلٹ ووخے" (WELT WOCHE) کے ایڈیٹر مسٹر ایرخ گیزلنگ MR. ERICH GYSLING نے اپنی مصروفیات کی وجہ سے پریس کانفرنس میں آنے سے معذوری کا اظہار کیا تھا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا کہ وہ حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملاقات کے از حد متمنی ہیں اس لئے انہیں اجازت دی جائے کہ وہ اپنی مصروفیت سے فارغ ہونے کے بعد مشن ہاؤس میں حاضر ہو کر حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملاقات کر سکیں۔ جب ان کی یہ درخواست حضور کی خدمت میں پیش کی گئی۔ تو حضور نے ان سے ملاقات کرنا منظور فرمایا۔ جب حضور بارہ بجے دوپہر پریس کانفرنس سے خطاب فرمانے کے بعد مشن ہاؤس واپس تشریف لائے تو اس کے تھوڑی دیر بعد مسٹر ایرخ گزلنگ ملاقات کے لئے آ گئے۔ چنانچہ حضور نے ساڑھے بارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک اُن سے ملاقات فرمائی۔ اُن کے متعدد سوالات کے جواب میں حضور نے تفصیل سے واضح فرمایا کہ اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ اور وہ بنی نوعِ انسان کے مابین محبت و اخوت اور ہمدردی و مواخات کی تعلیم دیتا ہے اسی لئے وہ مساواتِ انسانی کا زبردست علمبردار ہے۔ اس کی رُو سے کسی انسان کو بحیثیت انسان کسی دوسرے انسان پر فضیلت حاصل نہیں ہے۔ ہر انسان خواہ مرد ہو یا عورت انسانیت کے اعتبار سے یکساں حقوق رکھتا ہے۔ لہٰذا حقوقِ انسانی کی رو سے ان کے درمیان کسی تفریق کا روادار نہیں ہے۔

مسٹر گزلنگ کے ایک اور سوال کے جواب میں حضور نے بتایا کہ پاکستان کے بعد سب سے زیادہ احمدی ... ہیں۔ وہاں کے لوگوں کے اندازے کے مطابق وہاں احمدیوں کی تعداد پانچ لاکھ سے زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ مغربی افریقہ کے دوسرے ممالک میں بھی جماعت سُرعت سے ترقی کر رہی ہے۔ ان ممالک میں جماعت نے درجنوں ہائر سیکنڈری سکول اور ہسپتال کھول کر اور انہیں کامیابی سے چلا کر وہاں کے لوگوں کی حتی المقدور بہت خدمت کی ہے۔ اور مسلسل کر رہی ہے۔ اس پر وہاں کے لوگ جماعت کے از حد ممنون ہیں۔ وہ جماعت کی ان خدمات کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں اُن کا اسلام کی طرف رجوع بڑھ رہا ہے۔ اور اس طرح ان سب ممالک میں ترقی کی راہیں کھل رہی ہیں۔ یہ ملاقات نہایت خوشگوار ماحول میں ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

حضور کے اعزاز میں زیورک کے میئر کا استقبالیہ

شہر زیورک کے میئر جناب ڈاکٹر سگمنڈ ووڈم

کو شہر میں حضور کی تشریف آوری کا علم ہوا تو انہوں نے اہلِ زیورک کے نمائندہ کی حیثیت سے ۱۶ جولائی کو اڑھائی بجے دوپہر حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا۔ اور حضور کو دعوت دی کہ حضور ٹاؤن ہال میں تشریف لا کر استقبالیہ میں شرکت فرمائیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ اڑھائی بجے دوپہر اہلِ قافلہ اور بعض مقامی احباب کی معیت میں ٹاؤن ہال میں تشریف لے گئے۔ ٹاؤن ہال کے دروازہ پر میئر موصوف کے ایک نمائندہ افسر نے حضور کا پُرتپاک استقبال کیا۔ اور حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کرنے کے بعد حضور سے ٹاؤن ہال کی عمارت کے اندر تشریف لے چلنے کی درخواست کی۔ چنانچہ حضور اور دیگر مہمان اس افسر کی معیت میں ٹاؤن ہال کے مختلف حصوں سے گزر کر ریسپشن ہال میں تشریف لائے۔ جہاں میئر موصوف نے اپنے دفتر سے تشریف لا کر اور بڑی گرمجوشی کے ساتھ حضور سے مصافحہ کر کے زیورک میں حضور کی تشریف آوری پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اہلِ شہر کی طرف سے حضور کو خوش آمدید کہا۔ اور حضور سے خاصی دیر باتیں کیں۔

میئر موصوف نے حضور سے موجودہ دورہ کا مقصد دریافت کرتے ہوئے فرمایا غالباً آپ اپنی جماعت کے ممبران سے ملاقات کرنے کی غرض سے یورپ کے مختلف ملکوں کا دورہ فرما رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا میرے دورہ کا ایک، یہ بھی مقصد ہے۔ اور ایک اور مقصد یہ ہے کہ میں دنیا کی قوموں اور ان کے افراد کو ایک پیغام دینے یہاں آیا ہوں۔ میں جس ملک میں بھی جاتا ہوں انہیں یہ پیغام دیتا ہوں کہ انسان، انسان سے محبت کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دو تباہ کن عالمی جنگوں سے دنیا کو اتنا سبق ضرور سیکھنا چاہیئے کہ آئندہ جنگوں سے بچنے کا ایک ہی طریق ہے کہ انسان انسان سے نفرت کرنا اور تعصب برتنا ترک کر دیں۔ اس کی بجائے وہ ایک دوسرے کا احترام کریں۔ ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور پیار سے پیش آئیں۔ اور نوعِ انسان کی فلاح کو مدّنظر رکھ کر ہر قدم اٹھائیں۔ حضور نے مزید فرمایا، اسی لئے اسلام نے اپنی تعلیم میں سب سے زیادہ زور محبت و پیار اور بے لوث خدمت پر دیا ہے۔ اور یہ اسلام کی ایک امتیازی خوبی ہے۔ میئر موصوف نے حضور کے ارشادات کو بہت توجہ کے ساتھ سُنا اور ان کی پوری پوری تائید فرمائی۔

اس کے بعد میئر موصوف نے حضور کے دورہ کا پروگرام پوچھا۔ اور جب حضور نے انہیں بتایا کہ حضور یورپ کے علاوہ مغربی افریقہ اور امریکہ و کینیڈا بھی جا رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی جماعت تو دُنیا میں بہت دُور دُور تک پھیلی ہوئی ہے۔ اور ساتھ ہی انہوں نے جماعت کی عالمگیر حیثیت اور اس کے رفاہی کاموں اور مستقبل کے پروگراموں کی تفصیل معلوم کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس پر حضور نے جماعت کی مختصر تاریخ بیان کر کے اسلام کی عالمگیر اشاعت کے نظام اور اس کے نتائج پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور بالخصوص مغربی افریقہ میں جماعت کی تعلیمی اور طبی خدمات اور ان کے اثرات سے انہیں آگاہ فرمایا۔

اس تفصیل پر حیرت اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے میئر موصوف نے فرمایا۔ براہِ کرم مجھے آگاہ فرمائیں کہ میں آپ کے نیک مقاصد میں آپ کا کس طرح اور کس رنگ میں ہاتھ بٹا سکتا ہوں۔ حضور نے فرمایا، میں آپ کو اور آپ کے ذریعہ تمام اہلِ سوئٹزرلینڈ کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ انسان اپنے ساتھی انسانوں سے محبت کرنا سیکھیں۔ دُوسرے میں آپ سے یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ فادر آف سٹی کی حیثیت سے اہلِ شہر کے ساتھ باپ کا سا جو سلوک کر رہے ہیں، آپ بلاتفریق و امتیاز تمام اہلِ شہر کے ساتھ آئندہ بھی باپ کا سا ہی سلوک کرتے رہیں۔

باہمی تبادلۂ خیالات کے اختتام پر میئر موصوف نے زیورک شہر کی تاریخ پر مشتمل انگریزی میں ایک ضخیم کتاب حضور کی خدمت میں پیش کی۔ حضور نے انہیں قرآن مجید مع جرمن ترجمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُرمعارف تحریرات کا انگریزی ترجمہ جسے "ESSENCE OF ISLAM" کے نام سے لنڈن مشن نے شائع کیا ہے۔ بطور تحفہ عطا کیا۔ ان تحائف کے تبادلہ کے بعد میئر موصوف بڑی گرمجوشی سے حضور کے ساتھ مصافحہ کر کے اور حضور کے حالیہ دورہ کی کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کر کے اپنے دفتر واپس تشریف لے گئے اور حضور اُن سے رخصت ہو کر مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔ افسر مذکور بیان ٹاؤن ہال کے دروازہ تک حضور کے ساتھ آیا اور حضور کے موٹر کار میں سوار ہونے پر اُس نے بہت پُرتپاک طریق پر حضور کو الوداع کہا۔

۱۶ جولائی زیورک میں حضور کے چار روزہ قیام کا آخری دن تھا ان چار دنوں میں حضور نے مشن ہاؤس اور جماعت کی طرف سے دی گئی استقبالیہ تقاریب میں مختلف ملکوں کے باشندوں سے مل کر انہیں پیغامِ حق پہنچایا۔ نیز پریس کانفرنس سے خطاب فرمانے کے علاوہ احبابِ جماعت کو انفرادی ملاقاتوں کا شرف بخشا۔ اگلے روز صبح حضور فرینکفورٹ کے واپسی سفر پر روانہ ہوئے۔ (الفضل ۱۳، ۱۴، ۱۵ اکتوبر ۸۰ء)

"آج کا دن ہمارے لئے عید کا دن ہے"

سپین میں پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب میں حضور ایدہ اللہ کا خطاب

قرطبہ (سپین) ۱۳ اخاء (اکتوبر) ۔۔۔۔ یہاں سے آمدہ کیبل گرام بنام محترم حضرت امیر صاحب مقامی ربوہ میں سپین میں پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کے موقعہ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ :-

نہایت عاجزانہ، دردبھری اور متضرعانہ دُعاؤں کے ساتھ ۹ اکتوبر کو شام ساڑھے تین بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ حضرت صاحب نے اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کا دن ہمارے لئے عید کا دن ہے اس موقعہ پر احبابِ جماعت نے انتہائی جوش وخروش کا مظاہرہ کیا۔ اور دلی مسرت وشادمانی کے ساتھ اس تقریب میں شرکت کی۔ یہ ایک نہایت بابرکت اور مقدس تقریب تھی جو کہ انتہائی طور پر کامیاب رہی الحمد للہ ☆

سپین میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھے جانے سے متعلق ریڈیو گیمبیا کی نشر کردہ خبر

بانجل (گیمبیا) ۱۹ اخاء (اکتوبر) گیمبیا کے دارالحکومت بانجل سے مبلغ انچارج مکرم مولوی داؤد حنیف صاحب نے جو کیبل گرام روزنامہ الفضل کے نام ارسال کیا ہے اس کا ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے :-

"گیمبیا کے ریڈیو نے ۱۵ اکتوبر کے بلیٹن میں مندرجہ ذیل خبر نشر کی ہے

احمدیہ مشن گیمبیا کے دفتر میں موصول ہونے والی ایک ٹیلکس کے مطابق سپین میں سات سو سال کے عرصہ کے بعد پہلی مسجد کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔ اس مسجد کا سنگِ بنیاد جماعتِ احمدیہ کے امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد نے پچھلی جمعرات کو رکھا تھا۔ یہ جگہ جنوبی سپین میں دارالحکومت میڈرڈ سے دو سو میل دور پیڈرو آباد کے مقام پر واقع ہے۔ امام جماعت مرزا ناصر احمد کے اِس جگہ پہنچنے پر ان کا استقبال اُن احمدیوں نے کیا جو کہ افریقہ۔ امریکہ۔ ایشیا اور یورپ سے دُور دراز کا سفر کر کے اس تقریب میں شرکت کے لئے پہنچے تھے۔ سنگِ بنیاد رکھتے ہوئے (حضرت) امام جماعت نے اس پر زور دیا کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ اور اس کا پیغام پُرامن طریقوں سے ہی پہنچایا جانا چاہیئے۔ انہوں نے سب لوگوں پر زور دیا کہ وہ اپنے تمام ساتھی انسانوں کی خدمت کریں۔ اور اس سلسلہ میں کسی قسم کا امتیاز روا نہ رکھیں۔ امام جماعت احمدیہ نے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ سپین کے لوگوں کی اسلام کے فراخدلانہ اصولوں کی طرف راہنمائی کرے۔

مسجد کا رقبہ ایک ہیکٹر سے کچھ کم ہے۔ اور اس کا منصوبہ امام جماعت احمدیہ کی ہدایات کے مطابق طے پایا ہے۔ احبابِ جماعت احمدیہ اس موقعہ کو بہت اہم قرار دے رہے ہیں۔ کیونکہ یہاں پانچ سو سال کے عرصہ کے بعد اسلام کا احیاء ہو رہا ہے۔" "داؤد حنیف"

ساؤتھ ہال اور برمنگھم (برطانیہ) میں مساجد اور مشن ہاؤسز کا افتتاح

لنڈن ۱۹ اخاء (اکتوبر) ۔۔۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی جانب سے محترم حضرت امیر صاحب مقامی ربوہ کے نام موصولہ تازہ ترین کیبل گرام کا ترجمہ الفضل مجریہ ۲۰ اکتوبر کے حوالے سے درج ذیل ہے :-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضور تمام ..... احبابِ جماعت کو عید مبارک کہتے ہیں۔

۱۸ اکتوبر کو حضور نے عصر کی نماز پڑھا کر ساؤتھ ہال کے مشن ہاؤس کا افتتاح فرمایا جس کے بعد حضور نے ایک کامیاب پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے ... احبابِ جماعت سے خطاب فرمایا۔ اس تقریب میں احبابِ جماعت کے علاوہ بہت سے مقامی باشندوں نے بھی شرکت کی۔ حضور نے برمنگھم کے مشن ہاؤس کا بھی افتتاح فرمایا۔ حضور نے اس موقعہ پر اپنے خطاب میں نوجوانوں میں وقارِ عمل کی روح کو سراہا۔ اور احباب پر زور دیا کہ وہ اپنی تمام سرگرمیوں میں کمال حاصل کریں۔ (باقی صفحہ ۱۱ پر)

چودھویں صدی ہجری کا اختتام ـــ ایک لمحہ فکریہ

از مکرم سید عبدالعزیز صاحب۔ نیوجرسی۔ امریکہ

بعض دفعہ دینی اور دنیوی مسائل مثالوں سے گزشتہ واقعات کی روشنی میں آسانی سے سمجھ آجاتے ہیں۔ یا حل ہو جاتے ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے پہلے انبیاء ... کا ذکر کیا ہے۔ ایسا ... دفعہ پیشگوئی کے رنگ میں ہوتا ... ایسا واقعہ آئندہ بھی پیش آسکتا ہے ... واقعات ... اور سبق ہوتا ہے ... پہلی ... ہے، اسے ... کرنا۔ رسول کریم ... تھے۔ اور آپ نے ... کہ ... ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ اپنے ... میں بنی اسرائیل کی مشابہت ... گے۔ ایسی مشابہت جیسی ایک جوتی ... جوتی سے ہوتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ... بنی اسرائیل نے ... سلوک کیا اس کا اگر مطالعہ کیا جائے تو بعض متنازعہ فیہ مسائل آسانی سے سمجھ میں آسکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چودہ سو سال بعد حضرت موسیٰؑ کے بھیجا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو کاہن بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت ہارونؑ کو بھی کاہن کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی ... شریعت کے نبی تھے۔ حضرت ہارونؑ سب سے پہلے کاہن تھے۔

مسیح اور کاہن

اسرائیلی آخری زمانہ میں مسیح اور کاہن دو شخصیتوں کا انتظار کر رہے تھے۔ یہ اس لئے کہ بائیبل اور دوسرے یہودی لٹریچر میں لکھا تھا کہ وہ دونوں مل کر حکومت کریں گے۔ اور یہودیوں کو اُن کے دشمنوں سے نجات دلائیں گے۔ مثلاً زکریا باب ۶ آیت ۱۲، ۱۳ میں یوں لکھا ہے:-

"اور اُس سے کہہ کہ ربّ الافواج یُوں فرماتا ہے کہ دیکھ وُہ شخص جس کا نام شاخ ہے اُس کے زیرِ سایہ خوشحالی ہوگی۔ اور وُہ خداوند کی ہیکل کو تعمیر کرے گا۔ اور وہ صاحب شوکت ہوگا اور تخت نشین ہو کر حکومت کرے گا اور اس کے ساتھ کاہن بھی تخت نشین ہوگا۔ اور دونوں میں صلح وسلامتی کی مشورت ہوگی"۔

ڈیڈ سی سکرولز اور دُوسرے لٹریچر میں بھی لکھا ہے کہ مسیح اور کاہن ایک ہی زمانہ میں آئیں گے۔ تفصیل کے لئے کتاب جیزس پارٹی مصنفہ ڈاکٹر شون فیلڈ ملاحظہ فرمائیے۔

یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اعتراض کیا کہ ایلیا نبی نے بھی آسمان سے آنا ہے۔ چونکہ ایلیا نہیں آیا اس لئے ہم آپ پر ایمان نہیں لا سکتے۔ ایلیا نبی کے متعلق ملاکی کی کتاب کے باب ۴ آیت ۵ میں یوں لکھا ہے:-

"دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیا نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا"۔

مسیح اور کاہن کے متعلق تشریح

قدرتی طور پر بعض لوگوں کو خیال آیا کہ اگر مسیح اور کاہن دونوں ایک ساتھ آئیں گے تو دونوں میں فوقیت کس کو حاصل ہوگی۔ اگر دونوں برابر کے درجہ کے ہوں گے تو پیچیدگی پیدا ہو جائے گی۔ ایک فرقہ نے اس کا حل یہ پیش کیا کہ کاہن کو مسیح پر فوقیت اور برتری حاصل ہوگی۔ نصرانیوں نے اس کا حل یہ نکالا کہ ایک ہی شخص کاہن بھی ہوگا اور مسیح بھی۔ اس کے متعلق عبرانیوں باب ۳ آیت ۱ میں لکھا ہے:-

"اُس رسول اور سردار کاہن یسوع پر غور کرو جس کا ہم اقرار کرتے ہیں"۔

اس حوالہ سے ثابت ہوا کہ ایک ہی شخص مسیح بھی تھا اور کاہن بھی۔ خدا تعالیٰ کے فعل نے بھی ثابت کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح بھی تھے اور کاہن بھی۔ کیونکہ کوئی دوسرا شخص آپ کے ساتھ نہ تھا۔ اور اس طرح سے ظاہر ہوگیا کہ دو کا انتظار کرنے والے غلطی پر تھے۔

مسلمان بھی مہدی اور مسیح کی آمد کے منتظر ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار اس وجہ سے بھی کر رہے ہیں کہ مسیح اور مہدی دو الگ الگ شخصیتیں ہوں گی۔ چودھویں صدی ہجری ختم ہو چکی ہے۔ اب انہیں ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے کہ وہ اسرائیلیوں والی غلطی تو نہیں کر رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ثابت کر دیا کہ یہودی غلطی پر تھے جب وہ دو کے لئے انتظار کر رہے تھے۔ اَلْبَاقِیْ یُعْرَفُ بِغَیْرِہٖ۔

اندازِ فکر میں مطابقت

یہودیوں کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بادشاہ ہونا چاہیئے تھا۔ یہودی ایک ایسے مسیح کا انتظار کر رہے تھے جس نے رومیوں کو ہلاک کرنا تھا۔ اور یہودیوں کو ذلت اور رُسوائی کے مقام سے عزت اور وقار کے مقام پر لانا تھا۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بادشاہ ہونے سے صاف انکار کر دیا۔ فرمایا کہ میری بادشاہت اس دنیا کی نہیں ہے۔ پھر ایک موقعہ پر فرمایا کہ میری بادشاہت ظاہر کی نہیں ہے۔ اب مسلمان بھی ایسے مہدی اور مسیح کی آمد کے انتظار میں بیٹھے ہیں جو حکومت کرے گا اور کافروں کو واصلِ جہنم۔ جو وضاحت بادشاہت کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیش کی اسی قسم کی وضاحت حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے بھی قابلِ قبول ہونی چاہیئے۔

یہودی علماء کا اعتراض

یہودی قیصر کی حکومت کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اور اس کوشش میں تھے کہ کسی طرح سے اُن کو فلسطین سے باہر نکال دیا جائے۔ یہودی علماء کا رویہ یہ تھا کہ جب وہ عوام کے ساتھ ہوتے تو رومیوں کی بُرائی بیان کرتے اور جب حکومت کے عُمّال کے پاس جاتے تو اُن کو اپنی وفاداری کا یقین دلاتے۔ اور حکومت سے عُہدے حاصل کرتے۔ عوام کی حمایت اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے یہودی علماء نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا حکومت کو ٹیکس ادا کرنا چاہیئے۔ آپ نے جواب دیا کہ جو خدا کا ہے وُہ خدا کو اور جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو دو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب ایسا جواب دیا تو آپ کو معلوم تھا کہ یہودی اس جواب کو پسند نہیں کریں گے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف یہودیوں کی مخالفت پہلے سے بھی بڑھ جائے گی۔ لیکن حضرت عیسیٰؑ نے وہی جواب دیا جس کو وُہ درست اور صحیح سمجھتے تھے۔ خدا کے نبی حق بات کہتے ہیں ان کو یہ بھی علم تھا کہ دُنیا والے حق کی مخالفت کرتے ہی ہیں۔

كَلِمَةُ الْحَقِّ يُرَادُ بِهَا الْبَاطِلُ

جس طرح یہودی علماء نے حضرت عیسیٰؑ سے ٹیکس کی ادائیگی کا سوال اس مقصد کے لئے کیا تھا تا کہ لوگ آپؑ کی مخالفت کریں۔ اور علماء کو شہرت حاصل ہو۔ مسلمان علماء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں کہ آپ جہاد کے قائل نہیں۔ یا جہاد کی ایسی تعریف کرتے ہیں جو ان علماء کے نزدیک درست نہیں۔ اوّل تو ایسے علماء میں سے ۹۹ فیصد نے باوجود جہاد کے متعلق شور مچانے کے عملاً کوئی جہاد نہیں کیا۔ دوئم ملک میں اچھی خاصی تعداد ایسے علماء کی تھی جن کا نظریہ جہاد انگریز حکومت کے خلاف حضرت مسیح موعودؑ کے عقیدۂ جہاد سے ملتا جلتا تھا۔ مسئلہ جہاد اس لئے اُٹھایا گیا تا کہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں بڑھ جائیں۔ اور علماء کو آپؑ کے خلاف شور مچانے کا موقع ملے۔ اسلام قتل و غارت کی اجازت نہیں دیتا۔ اور نہ ہی فساد برپا کرنے کی۔ قرآن کے کوئی دو حکم ایسے نہیں ہیں کہ آپس میں تضاد ہو۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ ایک طرف قرآن ایسا حکم دے جس سے فساد ہو۔ اور دُوسری طرف قرآن حکم دے کہ فساد کرنا جائز نہیں۔ جہاد کے لئے شرائط ہیں جیسے دوسرے فرائض نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور حج کے لئے شرائط مقرر ہیں۔ پھر جہاد کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک جہاد اسلام اور قرآن کی تعلیم کو پھیلانا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی پیروی میں آپ کی جماعت اس جہاد میں مصروف ہے۔ آپؑ نے واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بتایا کہ قتل و غارت کا نام جہاد نہیں ہے۔ حق کے اظہار میں آپ نے قطعاً اس بات کی پرواہ نہ کی کہ لوگ آپ کی بات کو پسند نہ کریں گے۔ اور پہلے سے زیادہ دُشمنی اور دُشنام دہی میں بڑھ جائیں گے۔ لیکن ان علماء نے نہ وُہ جہاد کیا جس کا تصور اُن کے ذہن و دماغ میں تھا۔ اور نہ اسلام کو پھیلانے کی کوشش کی۔ ان کا مقصد محض پروپیگنڈا کی خاطر جہاد کے لفظ کو استعمال کرنا تھا۔ ایسے موقعہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول كَلِمَةُ الْحَقِّ يُرَادُ بِهَا الْبَاطِلُ زبان پر آتا ہے۔

زمانہ کی حالت

مسیح ناصری کے زمانہ کے یہودی اور اُن کے علماء کی حالت کے متعلق ڈاکٹر شون فیلڈ نے اپنی کتاب جیزس پارٹی کے صفحہ ۲۷۱ اور ۲۷۲ پر یُوں رقمطراز ہے کہ اُس زمانہ کا

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۰ پر)

مظفر پور میں تیسری آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد

قادیان سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ اور محترم ناظر صاحب امور عامہ کی تشریف آوری

بحیثیت مہمان خصوصی آنریبل شری رام آشرے پرشاد سنہا منسٹر آف انڈسٹریز حکومت بہار کی شمولیت

کامیاب پریس کانفرنس اور جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی ضیاء الرشید صاحب قادیانی مبلغ سلسلہ نزیل مظفر پور بہار

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گذشتہ دو سالوں سے جماعت احمدیہ بہار عزم و ہمت اور قربانی کا ایمان افروز مظاہرہ کرتے ہوئے صوبہ کے کسی اہم شہر میں سالانہ کانفرنس منعقد کر رہا ہے اس سال مکرم سید داؤد احمد صاحب کی خواہش پر مظفر پور میں کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔ اس کانفرنس کے انتظامات کے سلسلہ میں تین ماہ قبل ہی ایک انتظامیہ کمیٹی بنائی گئی تھی جس کے صدر مکرم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب و جنرل سیکرٹری مکرم سید داؤد احمد صاحب اور جائنٹ سیکرٹری مکرم سید عارف احمد صاحب مقرر کئے گئے اس کانفرنس کے انتظامات میں مدد دینے کے لئے خاکسار مورخہ ۱۴ راکتوبر کو مظفر پور پہنچ گیا

کانفرنس کی تشہیر

کانفرنس کے بارے میں کئی روز قبل ہی بہار کے کثیر الاشاعت اخبار "The Indian Nation" اور "انگارا" "بہار ٹائمز" میں خبریں آتی رہیں نیز صوبہ کی تمام جماعتوں کے ذریعہ بڑے بڑے وال پوسٹرز صوبہ کے طول و عرض میں چسپاں ہوئے اور مظفر پور شہر میں ہر جگہ لگائے گئے علاوہ ازیں ہزاروں کی تعداد میں نوٹس شائع کر کے مظفر پور اور اس کے نواح میں تقسیم کئے گئے اس کے علاوہ پریس کے نمائندوں سے ملاقات کی گئی اور تیسری آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔

مہمانان کرام!

کانفرنس میں شرکت کے لئے صوبہ بہار کی اہم جماعتوں کے نمائندگان تشریف لائے ان کے قیام و طعام کا انتظام "مظفر پور کلب" میں کیا گیا۔

۲۸ر اور ۲۹ر اکتوبر کی دوپہر تک صوبہ بہار کی جماعتوں کے نمائندگان بھی کثیر تعداد میں مظفر پور پہنچ چکے تھے اسی طرح مرکز سلسلہ سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ و محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی و محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھی اس کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پریس کانفرنس کا انعقاد

مورخہ ۲۸ر اکتوبر کو ساڑھے ۳ بجے "مظفر پور کلب" میں ایک پریس کانفرنس بلائی گئی جس میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ و محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل ناظر امور عامہ و محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم و خاکسار نے شرکت کی۔

محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل نے پریس نمائندگان سے خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کا تعارف اور اس کی تبلیغی مساعی سے آگاہ کیا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس پریس کانفرنس کی رپورٹ مختلف اخبارات میں شائع ہوئی

پہلا اجلاس
جلسہ پیشوایان مذاہب

کانفرنس کا پہلا اجلاس حسب پروگرام ۲۹ر اکتوبر ۸۰ء کو ٹھیک پونے ۷ بجے شام زیر صدارت محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ منعقد ہوا جس میں حکومت بہار کے وزیر صنعت آنریبل شری رام آشرے پرشاد سنہا صاحب بحیثیت چیف گیسٹ کے شریک ہوئے

تلاوت قرآن کریم مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل نے کی، نظم محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے پڑھی۔

بعدہٗ خاکسار نے کانفرنس کے انعقاد کی غرض و غایت کے بارہ میں تقریر کی اور قرآن کریم و حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی روشنی میں یہ ثابت کیا کہ صلح امن اور اتحاد کے قیام کے لئے یہ ایک بہترین اصول ہے کہ ہر قوم میں مبعوث ہونے والے اللہ تعالیٰ کے نبیوں۔ رسولوں اوتاروں اور رشیوں منیوں کا احترام کیا جائے

کانفرنس کے افتتاح کے لئے حکومت بہار کے وزیر اعلیٰ نے وعدہ کیا تھا مگر بعض وجوہ کی بناء پر وہ نہیں آسکے اس لئے ان کی جگہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے کانفرنس کا افتتاح فرمایا آپ نے اپنے خطاب میں نہایت موثر انداز میں جلسہ پیشوایان مذاہب کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "تاریخ انسانی اس امر پر شاہد ہے کہ جس قدر بھی اللہ تعالیٰ کے نبی رسول رشی منی مبعوث ہوئے ہیں ان سب کی بڑی شدید مخالفتیں ہوئیں مگر بالآخر اللہ تعالیٰ کے یہ برگزیدہ لوگ کامیاب ہوئے اور ان کے مخالفین ناکام ہوئے اسی طرح سید الانبیاء و خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام اور دوسرے پاکباز نبی جو مختلف اقوام میں مبعوث ہوتے رہے ان کا آج بھی عزت و احترام سے کروڑوں آدمی نام لیتے ہیں اور ان سب کے مخالفین کو ذلت و ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ان تمام انبیاء علیہم السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا عزت کا سلوک اور ان سب کے مخالفین کی ذلت و ناکامی اس امر کا زبردست ثبوت ہے کہ ایک زندہ خدا موجود ہے جو ہمیشہ سے اپنے برگزیدہ لوگوں کے لئے تائید و نصرت کے سامان پیدا کرتا چلا آرہا ہے لہذا جماعت احمدیہ کا یہ پروگرام جو سرو دھرم سمیلن کی صورت میں منایا جاتا ہے صلح امن و اتحاد اور اتفاق پیدا کرنے کے لئے بنیادی اہمیت کا حامل ہے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی تقریر کے بعد Rev. H. B. Ram عیسائی مشنری کی تقریر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت و سوانح و تعلیمات پر ہوئی بعدہٗ مکرم سید فضل احمد صاحب آف پٹنہ کی تقریر شری کرشن جی مہاراج کی سیرت و سوانح پر ہوئی موصوف نے آیت قرآنی ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر اور حدیث کی روشنی میں اپنے مافی الضمیر کو واضح کیا اور شری کرشن جی کی سیرت پر لگائے گئے بعض الزامات کی تردید کی۔

موصوف کی تقریر کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل ناظر امور عامہ نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر پُر اثر اور دلکش انداز میں اسلام کی پُر امن تعلیم بیان فرمائی اور اس سلسلہ میں جارج برنارڈ شاہ کا وہ حوالہ بھی سنایا جس میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں انہوں نے کہا ہے کہ "(حضرت) محمد دنیا کا اور انسانیت کا نجات دہندہ ہے"

بعدہٗ سردار گوپال سنگھ صاحب نے گورو نانک جی کی سیرت و سوانح و اتفاق و اتحاد کی تعلیمات پر تقریر کی ان کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی فاضل ناظر دعوت و تبلیغ نے "بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سوانح اور احمدیت کے پیغام" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے فرمایا کہ ہر مذہب کے پیرو کسی نہ کسی رنگ میں خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین رکھتے ہیں خدا تعالیٰ کی وحدانیت تقاضا کرتی تھی کہ ایک ایسا وقت آئے جس میں تمام انسان دین واحد کی طرف قدم بڑھائیں چنانچہ آج تمام مذاہب کی پیشگوئیاں موعود اقوام عالم حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے وجود میں پوری ہو کر اس تقاضا کو پورا کر رہی ہے پس جس کو آنا تھا وہ الٰہی نوشتوں کے مطابق قادیان کی مقدس سرزمین میں ٹھیک وقت پر آگیا ہے۔ اور اس مامور زمانہ نے ہی اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے کہ جو شخص قرآن کریم اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا متبع ہے وہ کبھی بھی حضرت کرشن، رام، بدھ، عیسیٰ اور موسیٰ علیہم السلام کی بے عزتی کو برداشت نہیں کر سکتا بلکہ ان سب کی قلبی عزت و محبت سے عزت کرتا ہے اس ضمن میں محترم مولوی صاحب نے گیتا اور وید سے بہت سے شلوک بھی پڑھ کر سنائے اور حضرت

کے پیغام سے جماعت کو روشناس کرایا۔

بعدہٗ آر۔ آر ٹنڈن صاحب نے شری رام چندر جی کی سوانح پر تقریر کی۔

آخر میں مکرم شری رام آشرے پرشاد سنہا صاحب چیف لیبلیٹ نے تقریر فرمائی۔

موصوف نے فرمایا کہ مجھے خوشی ہے کہ جماعتِ احمدیہ نے اس طرح کا جلسہ کیا کہ تمام مذاہب کے لوگوں کو ایک جگہ جمع کرکے اپنے اپنے مذہب کے اوتاروں نبیوں رشیوں کی پاکیزہ تعلیمات سننے کا کا موقع ملا امن اور اتحاد اور قومی یکجہتی اور مذہبی رواداری کے قیام کے لئے یہ ایک مفید قدم ہے۔ اگر ان تعلیمات پر عمل کیا جائے تو عالمگیر سطح پر امن قائم ہو سکتا ہے اور فرمایا میں اللہ پر یقین رکھتا ہوں اور بین الاقوامی بھائی چارہ پر بھی یقین رکھتا ہوں آج دنیا کو اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے مذہب کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں میں پڑ کر مذہب کے نام پر لڑتے رہتے ہیں ہمیں چاہیئے کہ ہم آپس میں محبت اور پیار سے رہیں۔ جو مذہب کی جڑ ہے۔

موصوف کی تقریر کے بعد مکرم سید داؤد احمد صاحب نے معزز مہمانوں کا اور سامعین اور سب لوگوں کا شکریہ ادا کیا

عشائیہ

بعدہٗ دو صد افراد نے مظفر پور کلب میں ڈنر میں شرکت کی جس کا اہتمام مکرم سید داؤد احمد صاحب نے فرمایا تھا

۳۰ر اکتوبر ۸۰ء کو دن کے ۱/۲ ۱۲ بجے ایک تربیتی اجلاس ہوا جس کی صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل نے کی اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل اور دیگر معززین نے تربیتی امور پر تقاریر کیں۔

دوسرا اجلاس

۳۰ر اکتوبر ۸۰ء کو زیر صدارت صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ۱/۲ ۴ بجے شام اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم وقف جدید نے کی اور مکرم سید عارف احمد صاحب جوائنٹ سیکرٹری نے ایک نظم پڑھ کر سنائی بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے پہلی تقریر "سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر کی آپ نے سیرت کی روشنی میں پُر اثر انداز میں اسلام کی پُر امن تعلیم بیان فرمائی۔

موصوف کی تقریر کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل نے "ختم نبوت کی حقیقت" کے موضوع پر تقریر کی اس ضمن میں ختم نبوت کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا موقف بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں جماعتِ احمدیہ کے مذہب اور اعتقادات کی تفصیل بیان فرمائی اور ساتھ ہی امام مہدی اور مسیح موعودؑ کے آنے کی بشارت دی۔

بعدہٗ مکرم سید رفیع احمد صاحب نے "اسلام اور دیگر مذاہب میں خدا کے تصور" کے موضوع پر انگریزی میں تقریر فرمائی اور اسلام کے پیش کردہ خدا کی عالمگیر ربوبیت اور دیگر صفات کو بیان کیا اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام سے ایک نظم سنائی۔

نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر تبلیغ نے "چودھویں صدی کا اختتام اور امام مہدی کا ظہور" کے بارہ میں تقریر فرمائی موصوف نے فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اسی زمانہ میں حضرت مسیح موعود و امام مہدی کی بعثت ہوئی اور آپ نے اس موعودہ فتح اور غلبہ کی بشارت دی جو کہ اسلام کو دوسرے ادیان پر ہونے والی ہے آپ نے مختلف مذہبی کتابوں سے مامورین من اللہ کی آمد کے وقت اور ان کی آمد کی ضرورت کے بارہ میں مختلف حوالہ جات پیش کرتے ہوئے مدلل رنگ میں ثابت فرمایا کہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک مصلح کی آمد کی ضرورت ہے سو وہ مصلح آ گیا ضرورت ہے کہ سب اس کو پہچانیں اور اس کی بیان کردہ تعلیم کے مطابق قیام امن کے لئے کوشش کریں بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی آپ نے نہایت ہی خوش اسلوبی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور جماعت کے عقائد اور اسلام و احمدیت کے عقائد کے بارہ میں سامعین تک احمدیت کا پیغام پہنچایا اجتماعی دعا کے بعد یہ کانفرنس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پٹنہ صاحب کے گوردوارہ میں تقریر

مورخہ یکم نومبر ۸۰ء کو رات آٹھ بجے پٹنہ صاحب کے گوردوارہ میں (جہاں دسویں گورو۔ گورو گوبند سنگھ جی کا جنم استھان ہے) محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ کی "گورو نانک" کی سیرت و سوانح اور اسلامی تعلیمات" کے موضوع پر ۲۰ منٹ تک تقریر ہوئی سیکرٹری صاحب گوردوارہ کمیٹی نے اس تقریر پر خوشی کا اظہار کیا اس تقریب میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم سید فضل احمد صاحب آئی جی ریٹائرڈ

پندرھویں صدی ہجری کا آغاز: بقیہ اداریہ صد ۲

"— ایک بادشاہ نے اپنے وعدہ کے موافق ایک شہر میں اپنی طرف سے ایک حاکم مقرر کر کے بھیجا تا وہ دیکھے کہ درحقیقت مطیع کون ہے اور نافرمان کون اور تا ان تمام جھگڑوں کا تصفیہ بھی ہو جائے جو ان میں واقع ہو رہے ہیں چنانچہ حاکم عین اس وقت میں جب کہ اس کے آنے کی ضرورت تھی آیا اور اس نے اپنے آقا نامدار کا پیغام پہنچا دیا اور سب لوگوں کو راہ راست کی طرف بلایا۔ اور اپنا حکم ہونا ان پر ظاہر کر دیا لیکن وہ اس کے ملازم سرکاری ہونے کی نسبت شک میں پڑ گئے تب اس نے ایسے نشان دکھائے جو ملازموں سے ہی خاص ہوتے ہیں مگر انہوں نے نہ مانا اور اسے قبول نہ کیا بلکہ اس کو پکڑ کر بے عزت کیا اور اس کے منہ پر تھوکا اور اس کے مارنے کے لئے دوڑے اور بہت ہی تحقیر و تذلیل کی اور بہت سی سخت زبانی کے ساتھ اس کو جھٹلایا تب وہ ان کے ہاتھ سے تمام آزار اٹھا کر جو اس کے حق میں مقدر تھے اپنے بادشاہ کی طرف واپس چلا گیا اور وہ لوگ جنہوں نے اس کا ایسا بڑا حال کیا کسی اور حاکم کے آنے کے منتظر بیٹھے رہے اور جہالت کی راہ سے ایسے خیال باطل پر جمے رہے کہ یہ تو حاکم نہیں تھا بلکہ وہ اور شخص ہے جو آئے گا جس کی انتظار ہمیں کرنی چاہیئے وہ سارا دن اس کا انتظار کرتے گئے اور اٹھ اٹھ کر دیکھتے رہے جو بادشاہ کی طرف سے تھا۔ یہاں تک کہ انتظار کرتے کرتے سورج غروب ہونے لگا۔ اور کوئی نہ آیا آخر شام کے قریب بہت سے سپاہی پہنچ آئے۔ جن کے ساتھ بہت سی ہتھکڑیاں بھی تھیں سو انہوں نے آتے ہی ان شریروں کے شہر کو پھونک دیا اور پھر سب کو پکڑ کر ایک ایک کو ہتھکڑی لگا دی اور عدالتِ شاہی کی طرف بجرم عدولِ حکمی اور مقابلہ ملازم سرکاری چالان کر دیا جہاں سے انہیں وہ سزائیں ملیں جن کے وہ سزاوار تھے سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہی حال اس زمانہ کے جفا کار منکروں کا ہوگا۔ ہر ایک شخص اپنی زبان اور قلم اور ہاتھ کی شامت سے پکڑا جائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔"

ازالہ اوہام حصّہ اوّل صفحہ ۱۸۹

شکریہ

...میں شریک ہو سکے سب مہمانانِ کرام کی پیشی کی گئی۔

مظفر پور میں جماعت تعداد کے اعتبار سے نہایت ہی مختصر ہے مگر چونکہ ہم نے کبھی تعداد کو نہیں دیکھا بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کر کے کاموں کو شروع کیا ہے اس لئے باوجود کمی تعداد کے مظفر پور میں کانفرنس کرنے کا فیصلہ ہوا اس کانفرنس کے انتظامات و اخراجات میں سب سے اہم حصہ مکرم برادرم سید داؤد احمد صاحب جنرل سیکرٹری صوبائی کانفرنس کا تھا جنہوں نے ہر رنگ میں قربانی کا اعلیٰ مظاہرہ کیا جزاہ اللہ احسن الجزاء ان کے بعد مکرم سید فضل احمد صاحب اور سید عارف احمد جوائنٹ سکرٹری و سید رفیع احمد صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے باوجود عدیم الفرصت ہونے کے ہر طرح تعاون کیا اور مختلف رنگوں میں راہنمائی کی اور دن رات ایک کرکے کانفرنس کو کامیاب بنانے کی کوشش کی جزاھم اللہ تعالیٰ۔

اسی طرح میں والدہ محترمہ سید داؤد احمد صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے باوجود معمر ہونے کے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور مبلغین سلسلہ کے قیام و طعام کی بہترین رنگ میں خدمت اور مہمان نوازی فرمائی اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیز اللہ تعالیٰ ہماری اس کانفرنس کے بہتر نتائج نکالے اور یہ اسلام و احمدیت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو آمین اللھم آمین۔

امتحانات نصاب تعلیم انصار اللہ

انصار اللہ کے لئے مقررہ نصاب یعنی کشتی نوح کے امتحان کی تاریخ ۲۸ نومبر مقرر کی جاتی ہے زعماء کرام عہدیداران تعلیم اپنی سہولت کے مطابق امتحان منعقد کر سکتے ہیں تحریری یا زبانی امتحان لے کر پرچہ جات قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے پتہ پر بھجوائے جائیں۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۴۳۴: میں ایس ٹی ڈی عبداللہ ولد مینار قوم احمدی مسلمان۔ پیشہ × ۔ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ ساکن پینگاڈی۔ ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کینانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۳-۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی مستقل آمد ہے البتہ مہینہ میں اندازاً ۲۰۰/ روپے کی آمد ہو جاتی ہے جس سے میرا ذاتی گزارہ ہو جاتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد ... مبلغ سلسلہ احمدیہ	ایس ٹی ڈی عبداللہ	محمد ابوالوفا مبلغ سلسلہ احمدیہ

وصیت نمبر ۱۴۴۳۵: میں ریحان احمد ولد فضل الرحمٰن صاحب قوم ... پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں البتہ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں۔ جو مجھے ماہوار تنخواہ ۲۰۰/ + ۳۵ مہنگائی الاؤنس کل ۲۳۵/ روپے ملتے ہیں اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا نیز بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
... ملکانہ	ریحان احمد ناصر	بشیر احمد حافظ آبادی
کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ۲۵/۲/۸۰	۲۵-۲-۸۰	درویش ۲۵/۲/۸۰

وصیت نمبر ۱۴۴۳۸: میں سیدہ بشیر النساء بیگم زوجہ سید عمر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ... سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے البتہ منقولہ جائیداد ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی وزنی ۱۲ تولہ (بارہ تولہ) قیمت تقریباً ۱۲۰۰۰/ بارہ ہزار روپے اور حق مہر گیارہ صد روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے میری کل جائیداد جس کی قیمت تیرہ ہزار ایکصد روپیہ (۱۳۱۰۰/) ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰۰/ پانصد روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر ... زندگی میں جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت ... ادا کر دوں تو ... روپیہ

اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد صادق سیکرٹری جائیداد جماعت احمدیہ حیدرآباد	سیدہ بشیر النساء H.NO 2-4-240 Behind Railway Station HYDERABAD KACHIGODA	سید عمر خاوند موصیہ حیدرآباد

وصیت نمبر ۱۴۴۳۶: میں سیدہ صالحہ خاتون زوجہ شیخ محمد یونس صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھدرک ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے البتہ منقولہ جائیداد ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

ایک عدد سونے کا لاکٹ چین اور ایک جوڑے کان کے بندے ایک انگوٹھی کل وزن ۲۵ گرام قیمت اندازاً ۳۰۰۰/ روپے (تین ہزار روپے)

چاندی کے پازیب ایک جوڑی ۳۵ گرام قیمت اندازاً ۷۰/ روپے

پیتل، تانبہ و کانسہ کے چند برتن قیمت اندازاً ۴۰۰/ روپے

نقد رقم موجودہ ۲۲۵ روپے کل میزان ۳۶۹۵/ روپے

مبلغ ۳۶۹۵/ روپے کا حصہ جائیداد ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۳۶۹/۵۰ اور شرط اول ۱۵/ روپے اور اعلان وصیت ۱۰/ روپے کل ۳۹۴/۵۰ زیر رسید ۲۵/۲۵-۴-۸۰ کتاب ۱۱۶ خاکسار نے جماعت احمدیہ بھدرک میں ادا کر دیا ہے۔ فی الحال میری کوئی آمد نہیں ہے آئندہ جب بھی میری کوئی آمد ہوگی یا کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ پیدا کروں گی اس کی اطلاع مصالح کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں اور اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ہوگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شیخ محمد یونس	سیدہ صالحہ خاتون	مظفر احمد فضل انسپکٹر بیت المال
خاوند موصیہ ۲۵/۴/۸۰	۲۵-۴-۸۰	۲۵-۴-۸۰

وصیت نمبر ۱۴۴۳۷: میں عبدالمجید شکر ولد ممتاز شکر مرحوم قوم لشکر پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بانسرہ ڈاکخانہ بانسرہ ضلع ۲۴ پرگنہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے اور غیر منقولہ جائیداد میں از قسم کھیت ڈیڑھ بیگھ زمین جس کی موجودہ مالیت اندازاً ڈیڑھ ہزار روپے ہے جس سے سالانہ آمدنی غلہ کی صورت میں دو صد روپے ہو جاتی ہے اس کے علاوہ ایک مکان سکنی جس کی اندازاً مالیت ایک ہزار روپے ہوگی۔ اس سب جائیداد و آمد کی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے علاوہ جو بھی غیر منقولہ جائیداد بناؤں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حاوی ہوگی اور بوقت وفات جو میرا ترکہ ہوگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

۲- میں اس وقت ملازمت کرتا ہوں مجھے ماہانہ ۲۳۹/ روپے تنخواہ ملتی ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
منیر احمد بانی	عبدالمجید ۵/۸/۸۰	مظفر احمد فضل ۵/۸/۸۰

وصیت نمبر ۱۴۴۴۰: میں طاہرہ بی بی زوجہ مکرم عبدالخالق قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد ... نہیں ہے منقولہ جائیداد چار ماشہ سونا ہے

ہونا کے ... اور ... کی قیمت مبلغ ۳۲۰/- روپے ہے گھریلو سامان ۶۳۰/- روپے کا ہے اور ... ۸۵۰/- روپے ہے۔ میں مذکورہ بالا اشیاء کے ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور اگر میں نے آئندہ کوئی جائیداد پیدا کی یا مرتے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی مالک ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شیخ عبدالحلیم مبلغ حال انسپکٹر وصایا	طاہرہ بی بی	آفتاب الدین خان
		۲۵۔۵۔۸۰

وصیت نمبر ۱۴۴۱

میں حمیدہ خاتون زوجہ ایجاب الحق خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد ۲۱ گونٹھ زمین قیمت ۳۱۵۰/- روپے اور منقولہ جائیداد ایک تولہ سونا مالیتی ۱۵۰۰/- روپے کا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور اگر میں نے آئندہ کوئی جائیداد پیدا کی تو مصالح قبرستان مجلس کارپرداز قادیان کو معلوم کراتی رہوں گی اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ میرے مرتے وقت اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی انشاء اللہ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شیخ عبدالحلیم مبلغ حال انسپکٹر وصایا ۲۳۔۵۔۸۰	حمیدہ خاتون	ایجاب الحق خان احمدی ۲۳۔۵۔۸۰

وصیت نمبر ۱۴۴۲

میں مسماۃ حسرۃ بی بی زوجہ شیخ یونس مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ، ضلع پوری اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے حق مہر مبلغ ۵۲۵/- روپے ہے جو میرے خاوند نے مجھے ادا کر دیا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر آئندہ میں نے کوئی جائیداد پیدا کی تو مجلس کارپرداز کو معلوم کراتی رہوں گی اور اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت کرتی ہوں میری وفات کے وقت اگر کوئی ترکہ ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی مالک ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شیخ عبدالحلیم حال انسپکٹر وصایا ۲۳۔۵۔۸۰	نشان انگوٹھا حسرۃ بی بی	آفتاب الدین خان سیکرٹری مال کیرنگ ۲۳۔۵۔۸۰

وصیت نمبر ۱۴۴۴

میں زیتون بی بی زوجہ مجید خان مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد دو بیگھہ زمین ہے جس کی قیمت ۸۳۵۰ روپے ہے اس کے علاوہ منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر آئندہ میں نے کوئی جائیداد پیدا کی تو مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو معلوم کراؤں گی اور اس پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور اگر میری وفات کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی انشاء اللہ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شیخ عبدالحلیم حال انسپکٹر وصایا ۲۸/۵/۸۰	نشان انگوٹھا زیتون بی بی	معین الدین خان سیکرٹری تحریک جدید ۲۲/۵/۸۰

وصیت نمبر ۱۴۵۱

میں شہزادہ پرویز ولد مکرم محمد سعید صاحب قوم وولاون پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ۱۵۹ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری غیر منقولہ جائیداد فی الحال کوئی نہیں البتہ جب بھی کوئی جائیداد بناؤں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔

(۲) میرا ذاتی کاروبار بھی کوئی نہیں ہے البتہ میں اپنے والد صاحب کے کاروبار میں ان کا ہاتھ بٹاتا ہوں اور میرے والد صاحب کی طرف سے میرے ذاتی اخراجات کے لئے مجھے ماہانہ مبلغ دو ہزار روپے (۲۰۰۰/-) ملتے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور جب بھی میں کوئی علیحدہ کاروبار کروں گا اس کی اطلاع بھی صدر انجمن احمدیہ مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور بوقت وفات میری متروکہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سلطان احمد مبلغ انچارج ۱۰/۵/۸۰	شہزادہ پرویز	غضنفر احمد نفل سیکرٹری مال

وصیت نمبر ۱۴۵۲

میں محبوب احمد ولد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۸/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں البتہ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں اس وقت مجھے ۱۶۰/- + ۳۵ = ۱۹۵/- ماہوار ملتے ہیں۔

اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد وآمد نہیں میں اپنی تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں آئندہ جب کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دوں گا نیز بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انعام ذاکر کارکن لنگر خانہ ۲۷/۸/۸۰	محبوب احمد ۲۷/۸/۸۰	عبداللطیف ملکانہ کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۵۱

میں حلیمہ بیگم زوجہ شیخ عبدالقدیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں البتہ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمدنی نہیں میں حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دوں گی نیز بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ہوگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبدالقدیر ۲۴/۸/۸۰	حلیمہ بیگم ۲۴/۸	بدرالدین عامل بقلم خود

ملّا سے آگے : مارا ریڈیو

اس بات پر متفق ہے کہ یہودی علماء غیر ذرا زور پرست، حریص، متکبر اور ظالم تھا اور وہ شہت ... سے ... حکومت سے ... رہتے تھے اس طرح اپنی بدعملی کی وجہ سے ذلیل و رسوا ہو چکے تھے لوگوں سے چھپ کر بدی کرتے تھے اس زمانہ میں بیٹے کا ماں سے ناجائز تعلق تھا اور باپ کا بیٹی ... وسیس کا عورتوں سے زنا کے مرتکب ہوتے تھے اور کون گناہ نہ تھا جو وہ نہ کرتے تھے۔

میں نے مضمون ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا ذکر کیا تھا جس میں یہ ذکر ہے کہ ایک زمانہ میں مسلمان بھی اسرائیل کے اعمال میں کوئی فرق نہ ہوگا۔ آخر زمانہ کی علامات پوری ہو چکی ہیں تو پھر مسیح اور مہدی کی تلاش ضروری ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی مرکزِ سلسلہ میں مُراجعت ـــ بقیہ صفحہ اوّل

اور اگلے روز یعنی ۲۵ ر اکتوبر کو بھی گیسٹ ہاؤس میں مغرب و عشاء کے بعد مجلسِ عرفان کی بابرکت اور روح پرور محفل منعقد ہوئی جس میں حضور نے دورہ کی تفاصیل اور جماعت پر نازل ہونے والی بے شمار برکات و انعامات کا ذکر فرمایا۔

۲۶ ر اکتوبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کراچی سے لاہور روانہ ہوئے۔ یہاں پر حضور کو الوداع کہنے کے لئے کراچی بھر کے احباب ہوائی اڈے پر جمع تھے۔ حضور کا طیارہ پانچ بجکر بیس منٹ پر لاہور پہنچا۔ ہوائی اڈے پر حضور کا استقبال کرنے کے لئے ہزاروں افراد کا جم غفیر موجود تھا۔ جس میں لاہور کے احباب کے علاوہ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ ملتان۔ سیالکوٹ۔ اسلام آباد۔ گجرات۔ فیصل آباد۔ نارووال۔ بددوملہی سے آئے ہوئے ہزاروں احباب بھی موجود تھے۔ ہوائی اڈے سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب کی کوٹھی واقعہ چھاؤنی تشریف لے گئے۔ کوٹھی کو حضور کی آمد پر جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا اور چراغاں کیا گیا تھا۔ حضور کی گاڑی جب کوٹھی میں داخل ہوئی تو حضور کی کار پر بھاری مقدار میں پتیاں نچھاور کی گئیں۔ یہاں پر تقریباً دو ہزار افراد حضور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے موجود تھے۔ حضور کی آمد پر سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابہ محترم میاں محمد حسین صاحب اور محترم بابو عبدالحمید صاحب نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور احباب کی طرف تشریف لائے اور بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا جس کا احباب نے نہایت جوش و جذبہ سے جواب دیا۔ یہاں پر حضور ازراہِ شفقت الائیڈ سائنٹیفک سٹور کے مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب کا حال دریافت کرنے ان کی کرسی تک تشریف لے گئے جو کہ آجکل بیمار ہیں مگر حضور کے دیدار کی خاطر بیماری میں بھی وہاں آئے ہوئے تھے۔

یہاں سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سوا سات بجے شام روانہ ہوئے۔ راستہ میں کوٹ عبدالمالک کے قریب لاہور کے احباب جماعت کاروں میں جو کہ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر کھڑی تھیں موجود تھے ہر کار میں احباب جماعت اور اُن کے اہل خانہ حضور کی جھلک دیکھنے کے لئے موجود تھے۔ ان احباب نے شیخوپورہ تک حضور کا ساتھ دیا۔ شیخوپورہ میں مقامی جماعت کے احباب نے استقبال کیا۔ اسی طرح راستے میں چوہڑکانہ۔ سکھیکی اور پنڈی بھٹیاں میں بھی احباب حضور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے راستے پر کھڑے تھے۔ ربوہ سے حضور کو لینے کے لئے احبابِ جماعت چنیوٹ کے پل کے قریب موجود تھے۔ یہاں پر بارہ عدد موٹر سائیکلوں کے جلو میں جن میں چھ آگے تھیں اور چھ پیچھے، حضور ربوہ تشریف لائے۔

کراچی میں حضور کا استقبال کرنے کے لئے لاہور سے تین افراد کا ایک وفد کراچی گیا تھا۔ جس میں امیر جماعت ضلع محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب، نمائندہ انصار اللہ محترم ثاقب صاحب زیروی اور نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مکرم اعجاز احمد صاحب نائب قائد ضلع لاہور شامل تھے۔ اسی طرح کراچی سے امیر ضلع کراچی محترم چوہدری احمد مختار صاحب، اور نائب امیر مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب مشایعت کی غرض سے حضور کے ہمراہ لاہور تک آئے۔

ربوہ میں حضور کی آمد پر مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ پر نہایت خوبصورت انداز میں چراغاں کیا گیا۔

(بحوالہ الفضل ۲۹ ر اکتوبر ۱۹۸۰ء)

ساؤتھ ہال اور برمنگھم (برطانیہ) میں جدید مشن ہاؤس ـــ بقیہ صفحہ (۵)

پریس کانفرنس میں حضور نے اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کا ذکر فرمایا جو کہ پچھلے چھ سال میں جماعت پر ہوئے ہیں۔ اس سے قبل برطانیہ کے مشنری انچارج اور مسجد فضل لنڈن کے امام مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے احباب برطانیہ کی ان قربانیوں کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کی جو کہ انہوں نے برطانیہ میں پانچ نئے مراکزِ اسلام کے قیام کے لئے ایک سال میں انجام دی ہیں۔

۱۹ ر اکتوبر کو حضور نے لنڈن میں عید کی نماز پڑھائی۔ اور خطبہ عید ارشاد فرمایا کہ ایک مومن کی حقیقی خوشی اس میں ہے کہ وہ حضرت اسماعیل کی طرح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خود کو اس کی راہ میں پوری طرح وقف رکھے اور اس سلسلہ میں اسے کسی کا خوف نہ ہو۔

مرزا انس احمد "

کامیابی

میرا بیٹا عزیزم حمید احمد نسیم جو امریکہ میں انجینئرنگ میں PHD کر رہا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سال کی طرح امسال بھی سالانہ امتحان میں نمایاں کامیابی عطا کی ہے۔ میں تمام بزرگان اور احبابِ جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے آئندہ بھی نمایاں کامیابی عطا کرے اور اسلام و احمدیت کے لئے مفید وجود بنائے۔ آمین۔

خاکسار: خدیجہ بیگم ـ بیوہ محمد احمد صاحب نسیم مرحوم درویش۔

اخویم مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندرآباد کی
ایک مخلصانہ کوشش

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

محترم حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین صاحب سکندرآباد کی مثالی شخصیت قابلِ رشک جذبۂ ایثار و قربانی اور جلیل القدر خدمات سلسلہ سے جماعت کا کوئی بھی بالغ نظر ناآشنا نہیں۔ مقامِ مسرت ہے کہ محترم سیٹھ صاحب مرحوم کے بعد اُن کی سعید الفطرت اولاد میں بھی خدمت و اشاعتِ دین کا یہی مخلصانہ جذبہ بدرجہ اولیٰ کارفرما دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ اخویم مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندرآباد نے اپنے والدِ بزرگوار کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اس باب میں جو اہم خدمات انجام دی ہیں ان میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی متعدد اہم اور مفید کتابوں کی اشاعت کے علاوہ تاریخی اہمیت کی حامل جماعتی تقاریب اور بزرگ شخصیتوں کی ان قیمتی فوٹو تصاویر کا محفوظ کرنا بھی شامل ہے جو زیرِ تبلیغ افراد، نوواردینِ جماعت اور احمدیت کی نئی پود کو سلسلہ کے شاندار ماضی، ایمان افروز تاریخی پس منظر اور بزرگانِ سلسلہ کے نورانی چہروں سے متعارف کرانے کے لئے غایت درجہ اہمیت رکھتی ہیں۔ اس وقت تک مکرم موصوف نے اپنی ذاتی دلچسپی، محنت اور لگن سے اِن نادر و نایاب تاریخی تصاویر کا جو قیمتی ذخیرہ محفوظ کیا ہے، ان میں ۱۹۳۹ء سے ۱۹۷۰ء تک کے عرصہ پر مشتمل تصاویر کا ایک تعارفی خاکہ موصوف نے

A PICTORIAL GLIMPSE OF AHMADIYYA MOVEMENT (Part I)

کے نام سے اکیس [21] صفحات پر مشتمل انگریزی کتابچہ کی صورت میں شائع کیا ہے۔ تاکہ اس قسم کی تاریخی تصاویر کو اپنے البم میں محفوظ کرنے کے شائقین احباب اس کتابچہ کی مدد سے تصاویر کا انتخاب کر سکیں ـــ !!

سلسلہ کے پُرانے لٹریچر کی طرح یہ تاریخی تصاویر بھی چونکہ ایک قیمتی جماعتی سرمائے کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور اس امر کی متقاضی ہیں کہ آئندہ کے لئے انہیں زیادہ سے زیادہ محفوظ کیا جائے۔ اس لئے اُمید ہے کہ جماعتی حلقوں میں برادرم مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب کی اس مخلصانہ کوشش کو قدر و وقعت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی تزکیۂ نفس کرتی اور اموال کو بڑھاتی ہے

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325 / 52686 . P.P.

ورائٹی
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS — 600004.
PHONE No. 76360.

عہدہ دارانِ جماعت متوجہ ہوں

عام طور پر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احبابِ جماعت ایسے وفات شدہ موصی صاحبان کے تابوت بغرض تدفین بہشتی مقبرہ لے آتے ہیں جن کی منظوری مجلس کارپرداز سے نہیں لی ہوتی۔ یا ایسے کم وقت میں اطلاع دیتے ہیں کہ منظوری حاصل کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ اس لئے تمام عہدہ دارانِ جماعت خصوصاً اور احبابِ جماعت عموماً اس سلسلہ میں درج ذیل قواعد کو ملحوظ رکھیں کہ:-

(۱) قواعد کی رُو سے کسی موصی کا تابوت بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کی غرض سے لانے کے لئے کم از کم ایک ماہ قبل نظارت بہشتی مقبرہ کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ اور بلاحصول اجازت تابوت بغرض تدفین نہیں لایا جائے گا۔

(۲) جس موصی کی میت کی منظوری بھی مل گئی ہو اُس کی اطلاع بھی نظارت بہشتی مقبرہ کو معین طور پر دینی ہوگی کہ ہم تابوت فلاں تاریخ کو لا رہے ہیں۔ تا قبر وغیرہ کا انتظام قبل از وقت کیا جا سکے۔ اور موقعہ پر مشکل پیش نہ آئے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

چندہ اعلانِ وصیت کی شرح میں اضافہ

بعض ناگزیر مجبوریوں کی وجہ سے چندہ اعلانِ وصیت کی شرح میں اضافہ لازمی ہوگیا ہے۔ براہِ مہربانی تمام احبابِ جماعت نوٹ فرمالیں کہ آئندہ چندہ اعلانِ وصیت کم از کم بارہ روپے (Rs.12/-) ادا کیا جائے اور ایسے احباب جن کی وصایا ابھی شائع نہیں ہوئیں وہ بھی مزید دو روپے (Rs. 2/-) اعلانِ وصیت بھجوائیں تا اُن کی وصیتیں شائع کی جا سکیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش کی

چودھویں صوبائی کانفرنس

نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اُتر پردیش کی صوبائی کانفرنس مورخہ ۱۹-۲۰ نبوت (نومبر ۱۹۸۰ء) شاہجہانپور میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔ اُتر پردیش، راجستھان اور دہلی کی جماعتوں سے درخواست ہے کہ ضروری خط و کتابت اور چندہ کانفرنس مکرم جنرل سیکرٹری صاحب کے درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ قیام و طعام بذمہ کانفرنس و مقامی جماعت ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق مناسب بستر اور گرم کپڑے ضرور ہمراہ لاویں۔ کانفرنس میں چونکہ مستورات کیلئے کوئی علیحدہ انتظام نہیں ہے اس لئے احباب مستورات کو ہمراہ نہ لائیں۔ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دُعا فرماویں اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

عہدیدارانِ کانفرنس:-

(۱) جنرل سیکرٹری:- مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی۔

(۲) سیکرٹریان:- مکرم عبدالواحد صاحب سیکرٹری تبلیغ۔ اور۔ مکرم محمد شاہد صاحب وسیم ایڈووکیٹ

المُعلِن:- عبدالحق فضل صدر مجلسِ استقبالیہ

AHMADI & Co. BAHADURGANJ
SHAHJAHANPUR -- 242001 (U.P.)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر کیا کریں (منیجر بدر)

تحریکِ جدید کے سالِ نو کا اعلان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳۱ اخاء کو تحریکِ جدید کے دفتر اوّل سال سینتالیسویں، دفتر دوم سال سینتیسویں اور دفتر سوم سال سولہویں کا اعلان فرما دیا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے یہ سال مبارک کرے اور ہم سب کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز جو احباب اب تک اس بابرکت تحریک میں کسی وجہ سے شامل ہونے سے محروم رہے اُن کو اللہ تعالیٰ اس سال شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ کیونکہ یہ تحریک بہت بابرکت ہے۔ جیسا کہ اس بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

"یہ تحریک اتنی اہم تھی کہ اگر ایک مرتے ہوئے باایمان انسان کے کانوں میں پہنچ جاتی تو اس کی رگوں میں بھی خون دوڑنے لگتا۔ اور وہ سمجھتا کہ میرے خدا نے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کرا کے اور مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما کر میرے لئے اپنی جنت کو واجب کر دیا۔"

پس احبابِ جماعت اس سال ابھی سے یہ عہد کریں کہ انہوں نے جو وعدہ کیا ہے اس کو سال کی ابتداء میں ہی ادا کر کے السَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ میں شامل ہو کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دُعاؤں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ابتداء میں چندہ کی ادائیگی پر بہت زور دیا ہے۔ جیسا کہ حضورؓ فرماتے ہیں:-

"ادائیگی کا اصل وقت پہلے چھ ماہ ہوتا ہے۔ اگر آپ اسی وقت ادا کر دیتے تو آج چھاتی تان کر پھرتے کہ آپ نے تبلیغِ اسلام کے لئے جس رقم کا وعدہ کیا تھا وہ ادا کر دیا ہے۔"

الغرض جملہ صدر صاحبان و سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے گزارش ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی اپنی جماعتوں کا جائزہ لے کر بجٹ مرتب کر کے مرکز میں جلد بھجوائیں تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ان جماعتوں کے لئے بھی دُعا کی درخواست کی جا سکے۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

جلسہ سالانہ سے واپسی سفر کے لئے ریزرویشن

جو دوست جلسہ سالانہ قادیان سے فارغ ہونے کے بعد واپسی پر اپنی ریلوے سیٹیں یا برتھیں ریزرو کروایا کرتے ہیں وہ فوری طور پر اپنی اطلاع دیں۔ تا اُن کی سیٹیں یا برتھ حسبِ پسند ریزرو کروائی جا سکیں۔ اور ساتھ ہی اگر ممکن ہو تو رقم بھی بھجوا دیں۔ اس سلسلہ میں حسبِ ذیل امور کی وضاحت ضروری ہے:-

(۱) تاریخ واپسی (۲) نام سٹیشن جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے (۳) درجہ
(۴) نام سفر کنندہ (۵) عمر (۶) جنس (مرد یا عورت۔ بچہ یا بچی)
(۷) پورا یا نصف ٹکٹ۔ (۸) ٹرین کا نام جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے۔

خدا تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور سب کے اس سفر کو ہر طرح باعثِ برکت بنائے۔ آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

ولادت

بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۱۷/۹/۸۰ کو خاکسار کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ اس خوشی میں خاکسار کی اہلیہ مبلغ دس روپے درویش فنڈ میں ادا کر کے جملہ احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی سے نوازے اور نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

خاکسار: اے عبدالرحمٰن بی ایس سی
کارکن نظارت علیا
قادیان